Vol.5 No.2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

ڈاکٹر حنیف کیفی کی سانِٹ نگاری:ایک مطالعہ

DR. HANIF KAFI'S SONNET NIGARI:A STUDY

محمد رفیق شہزاد

پی ایچ۔ڈی اُردو اسکالر، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر سیّد تنویر حسین

اسسٹنٹ پروفیسر، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

Abstract

Dr. Hanif Kafi was not only a researcher and critic but also a good poet.He wrote books on research,criticism and poetry.Hanif Kafi has the honor that he has not only written excellent sonnets from the mechanical and technical point of view, but also on this genre two research and critical books have also been created,which are a significant addition in promoting this genre in Urdu literature.Dr.Hanif Kafi has played an important role in the promotion and development of "Sonnet Nigari",like Azimuddin,Azmatullah Khan,Akhtar Sheerani,N.M Rashid and other Urdu poets.He not only designed the sight himself, but also gave his opinion about sonnet's art and pointed out its mechanical and technical flaws in Urdu.

Keywords: Dr. Hanif Kafi,researcher,excellent sonnets, promotion, technical flaws

ڈاکٹر حنیف کیفی وہ شاعر اور نقاد ہیں جنھوں نے سانِٹ جیسی صنفِ سخن کے فروغ اور ترویج و ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔انھوں نے "سانٹ نگاری" کے ساتھ ساتھ سانِٹ کے فن بارے اپنی تحقیق اور تجزیہ پیش کیا ہے اور اُردو میں اس کے فنی محاسن و معائب بیان کرکے اپنی آرا بھی دی ہیں۔ آپ بریلی(یو۔پی) میں 1934 میں پیدا ہوئے۔اُنھوں نے اُردو میں پی۔ایچ۔ڈی کرنے کے علاوہ انگریزی میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ آپ درس و تدریس کے سلسلہ میں جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی میں اُردو کے شعبہ سے منسلک رہے۔ آپ کی تصانیف میں "اُردو شاعری میں سانِٹ"(1975) تحقیق و تنقید پر مبنی کتاب ہے۔اسی طرح تحقیق و تنقید پر مبنی ایک اور کتاب "اُردو شاعری میں معرا اور آزاد نظم "ہے،جو 1982 میں طبع ہوئی۔ تیسری کتاب "چراغِ نیم شب"(1986) مجموعہء کلام ہے۔"اُردو سانٹ(تعارف و انتخاب)" آپ کی چوتھی تصنیف ہے،جو پہلی بار 1987 میں دہلی سے شایع ہوئی اور پھر دوسری بار لاہور سے 1989 میں ڈاکٹر سید معین الدین نے آپ کی اجازت سے شایع کی۔ حنیف کیفی کی یہ کتاب اپنی نوعیت و اہمیت کے اعتبار سے عام شعری انتخابات سے یکسر مختلف ہے۔اس کی ترتیب و تدوین میں تحقیقی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔سانٹ کی روایت اور ارتقا بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ایک سو بائیس(122) سانٹوں کا انتخاب ہیئتی و تکنیکی ترتیب کے ساتھ موجود ہے،جس میں حنیف کیفی کے اپنے بھی چند سانٹ شامل ہیں۔ نظمِ معرا، آزاد نظم اور سانٹ جیسی اصنافِ سخن پر تحقیق و تنقید پر مبنی معیاری اور مستند تصانیف کی تخلیق اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حنیف کیفی جدید اردو شاعری پر گہری نظر رکھتے ہیں۔اس ضمن میں آل احمد سرورؔ رقم طراز ہیں:

> "حنیف کیفیؔ نے ہیئت کو ظاہری ساخت یعنی بناوٹ(Structure)کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ بلینک ورس یا نظمِ معرا کی تاریخ نہایت وضاحت سے بیان کی ہے اور خاص طور پر اس کی یک رنگی میں رنگا رنگی کی طرف اشارہ کیا ہے۔"(1)

سانٹ چودہ(14)مصرعوں پر مشتمل ایک ایسی صنف سخن ہے،جو ایک مخصوص بحر میں لکھی جاتی ہے،جس کے مصرعوں میں قوافی ترتیب مقررہ اصولوں کے تحت ایک خاص انداز میں ہوتی ہے،جس میں صرف ایک خیال، جذبے یا احساس کی ترجمانی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر حنیف کیفی خود بھی 1966 سے سانٹ نگاری کررہے ہیں۔ ان کے تخلیق کردہ سانٹ تینوں ہیئتوں پٹرارکی، شیکسپیری اور اسپنسری میں موجود ہیں۔انھوں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ سانٹ لکھنے کے تمام فنی تقاضوں کو پورا کیا جائے۔انھوں نے تینوں ہیئتوں میں ترتیبِ قوافی کی پابندی، درست

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

بحر کا انتخاب، جذبہ خیال کی پیش کش، وقفہ و گریز اور نقطہ ء عروج وغیرہ کی سختی سے پابندی کی ہے۔ اُردو سانٹ نگاری میں ایک پہلو ایسا ہے، جس پر کسی سانٹ نگار نے کوئی خاص توجہ نہیں کی، وہ ہے ایک بحر کا انتخاب۔ حنیف کیفی وہ سانٹ نگار ہیں، جنھوں نے ایک ہی بحر، بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع (فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلُن) میں سانٹ لکھے ہیں۔ سانٹ نگاری کے لیے ضروری ہے کہ کسی ایسی بحر کا انتخاب کیا جائے، جو نہ تو مختصر ہو اور نہ ہی طویل۔ سانٹ میں بحر کے انتخاب کے لیے ڈاکٹر حنیف کیفی لکھتے ہیں:

> "فنی اعتبار سے اُردو سانٹ کی سب بڑی کمی یہ ہے کہ اس کے لیے آج تک کوئی ایک بحر مخصوص نہ ہو سکی۔ طالوی شاعری کے علاوہ انگریزی اور فرانسیسی شاعری میں بھی اس کے لیے ایک بحر مخصوص ہے لیکن اُردو شعرا کی نظر اس پہلو پر نہ جا سکی۔"(2)

ڈاکٹر حنیف کیفی نے اُردو سانٹ میں اس کی فنی اور تکنیکی خامیوں کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اِس میں جذبے کی شدت، احساس کی نزاکت، خیال آفرینی اور زبان کی جامعیت کے فقدان کی بھی نشاندہی کی ہے۔ حنیف کیفی کے دستیاب سانٹوں میں "تنہائی"، "معراج"، "نئی نظم"، "ماں اپنے معصوم بچے سے" اور "جنتِ حسنِ نظر" شامل ہیں۔ یہ چھ سانٹ پٹرارکی ہیئت میں ہیں۔ اس طرح "ایک لمحہ"، "پاداش حیات"، "لمحہ ء تخلیق" اور "تسخیرِ اوجِ فطرت"، یہ سب شیکسپیئری ہیئت میں ہیں۔ جب کہ ان کا واحد سانٹ "سہاگ رات" اسپنسری ہیئت میں لکھا گیا ہے۔ سانٹ "سہاگ رات" بہ طور نمونہ ملاحظہ کیجیے:

سہاگ رات

مل کے اک جان ہوئے دو نئے ہم رشتہ بدن
روح کی پیاس بجھی جسم کے پیمانے سے
یک بیک کھلنے لگے جاگتے خوابوں کے چمن
بڑھ گیا لطفِ حقیقت ہر اک افسانے سے
ہم سفر جسموں کے خلوت میں قریب آنے سے
نور برسانے لگا محفلِ قدسی کا شباب
تیرہ بختی گئی اک رات کے آجانے سے
صبح تقدیر نے اُلٹی رخِ روشن سے نقاب

آہ ! وہ رات، کہ تھی سیکڑوں صبحوں کا جواب
کھو دیا میں نے اسے دن کے اُجالوں میں کہاں
میں نے ہر رات میں دیکھے ہیں اسی رات کے خواب
کاش بن جائیں حقیقت یہ مرے خوابِ جواں

کاش مل جائے مجھے پھر سحر آثار وہ رات!
پھر مری عمرِ گریزاں کو میسر ہو ثبات!(3)

یہ سانٹ اسپنسری ہیئت میں ہے، جس کی قوافی ردیف "اب اب، ب ج ب ج، ج د ج د، ہ ہ" ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

حنیف کیفی کے سانٹ موضوعی اعتبار سے داخلی اور خارجی دونوں طرح کا رجحان رکھتے ہیں۔ انھوں نے موضوعات کے انتخاب میں بڑا محتاط انداز اپنایا ہے۔ ہر موضوع پر خامہ فرسائی کی بجائے مخصوص عنوانات میں طبع آزمائی کی ہے۔ اُن کا سانٹ "تنہائی" ایک رومانوی شاہکار ہے۔ سانٹ کے پہلے حصے میں انھوں نے تنہائی کے لحات، تنہائی کی کیفیات اور پھر ان لحات و کیفیات سے پیدا ہونے جذبات و احساسات کو بڑی خوب صورتی سے بیان کیا ہے۔ سانٹ کے پہلے حصے سے یہ اشعار دیکھیے:

اُف! یہ تنہائی کے لحات یہ پر ہول سماں
ایک ہنگامۂ امن ہے بہ اندازِ سکوں
گوشۂ امن ہے آماج گاہِ جوشِ جنوں
مثلِ صحرا نظر آتا ہے گلستانِ جہاں

اِسی سانٹ کے دوسرے حصے میں وہ عالمِ تخیل میں بچھڑنے والوں کی یادوں سے وابستہ ہو کر تنہائی سے نبرد آزما ہیں۔ اشعار ملاحظہ کیجیے:

یہی تنہائی مگر ہے تری یادوں کی امیں
جن سے ہے مجھ کو میسر تری قربت، ترا پیار
اور ترے پیار سے بڑھ کر نہیں دل کش کوئی چیز
کوئی نظارہ نہیں ہے ترے خوابوں سے حسیں(4)

حنیف کیفی کے ایک سانٹ کا عنوان "ماں اپنے بچے سے" ہے۔ جس میں انھوں نے ایک ماں کے جذبات و احساسات بیان کیے ہیں، جو وہ اپنے بچے کے لیے رکھتی ہے۔ ہر ماں کے دل میں اپنی اولاد کے لیے نیک خواہشات اور تمناؤں کا بے پناہ ذخیرہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ عہدوں پر دیکھنا چاہتی ہے۔ ماں تو پھر ماں ہوتی ہے خواہ وہ کسی بھی رنگ و نسل یا خاندان سے تعلق رکھتی ہو۔ ایک ماں اپنے بچے کے لیے کیا کیا خواب دیکھتی ہے، یہ اشعار ملاحظہ کیجیے:

اے مرے چاند، مری آنکھ کے تارے، مرے لال
اے مرے گھر کے اُجالے، مرے گُلشن کی بہار
ترے قدموں پہ ہر اک نعمت کونین نثار
ہو ستاروں کی بلندی پہ ترا استقبال

اسی سانٹ کے دوسرے حصے میں شاعر نے ماں کے دل میں پیدا ہونے والے اُن خدشات اور تحفظات کو بیان کیا ہے، جو زمانہ مستقبل میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور واقعات سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ سانٹ کی موضوعی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے پہلے حصے مثمن میں ماں اپنے بچوں کو بلند مقام پر دیکھنے چاہتی ہے اور پھر دوسرے حصے مسدس میں اس مقام و مرتبہ پر تحفظات کا اظہار بھی کرتی ہے۔

کس نے دیکھا ہے مگر، آہ! رُخِ مستقبل
کب دھواں بن کے بکھر جائے یہ نیرنگِ مجاز!

رنگِ محفل ہی اُلٹ دے نہ بساطِ محفل
شدتِ نغمہ ہی بن جائے نہ ویرانیِ ساز
اوجِ فردا کے تصور سے لرز جاتا ہے دل
کیا دعا دوں مرے بچے ہو تری عمر دراز(5)

ڈاکٹر حنیف کیفی جدید اردو شاعری پر گہری نظر رکھتے ہیں۔انھوں نے نہ صرف جدید اُردو شاعری کے حوالے سے تنقید و تحقیق پر مبنی معیاری کتب لکھیں بل کہ خود بھی شاعری کی۔ انھوں نے ایک سانٹ "نئی نظم" کے عنوان سے لکھا ہے، جس میں آپ نے اس نئی نظم کی انگریزی سے اردو میں آمد اور پھر اس پر ہونے والے ہیئتی تجربات کا احوال بیان کیا ہے۔چند اشعار درج ذیل ہیں:

جسم کو جکڑے ہوئے تازہ روایات کا جال
ذہن پر نقشِ کہن سے پئے جدت بیزار
بات سمجھانے سے معذور زبان اظہار
ایک اِک لفظ میں گُم سینکڑوں پیچیدہ سوال

اسی سانٹ کا آخری شعر ملاحظہ کیجیے:

آج تک مجھ سے ہی پوشیدہ ہے میری فطرت
ویسے کہتے ہیں "نئی نظم" مجھے اہلِ زبان(6)

حنیف کیفی کا ایک سانٹ "تسخیرِ اوجِ فطرت" ہے، جو انھوں نے چاند کی سطح پر انسان کی رسائی سے متاثر ہو کر تخلیق کیا۔ پہلی بار انسان نے 20 جولائی 1969 کو چاند پر قدم رکھا اور حنیف کیفی نے 25 جولائی 1969 کو کائنات کی تسخیر کی خوشی میں یہ سانٹ لکھا، جس میں انسان کی عظمت اور عقل و دانش کو بیان کیا گیا ہے۔ سانٹ کے یہ اشعار دیکھیے:

آج افسانہ صداقت سے ہم آغوش ہوا
تھی ازل سے ہمیں تسخیرِ دو عالم جو عطا
آج اُسی کارِ مشیت کی ہوئی ہے تعمیل
اب نہیں چاند طلسماتِ نظر کی منزل
آگئی زیرِ قدم آج یہ فردوسِ جمال
صرف کل تک تھی جو اک آرزوئے لاحاصل
پاگئی آج اسے انساں کی تمنائے کمال(7)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

حنیف کیفی نے اپنے تمام سانٹ مستند اور بنیادی ہیئتوں میں رقم کیے ہیں، جو کہ فنی اور تکنیکی اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے اس صنف کے اسلوب کو بڑی اہمیت دی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے حد درجہ کوشش کی ہے کہ جذبے کی شدت، احساس کی نزاکت اور خیال کی لطافت کے ساتھ رمزیت وایمائیت اور شعریت و غنائیت کا بھی خیال رکھا جائے۔ آپ نے تشبیہات و استعارات، عمدہ اور دل کش تراکیب، منظر کشی، اور تمثال کاری جیسی صنعتوں کو بھی عمدہ طریقے سے استعمال کیا ہے۔

حنیف کیفی نے قافیہ و ردیف کی پابندی کرتے ہوئے خوب صورت تشبیہوں اور استعاروں کا استعمال بخوبی کیا ہے۔ آپ نے جو بھی تشبیہ یا استعارہ استعمال کیا ہے، اس میں مشاہداتی حسن بھی ہے اور تجربے کی چاشنی بھی۔ دل کش تشبیہوں اور عمدہ استعاروں سے مزین سانٹ "تنہائی" کے یہ اشعار ملاحظہ کیجیے:

اُف یہ تنہائی کے لمحات، یہ پر ہول سماں
ایک ہنگامۂ محشر ہے یہ انداز سکوں
گوشۂ امن ہے آماج گاہِ جوش جنوں
مثل صحرا نظر آتا ہے گلستانِ جہاں

گھر کے اطراف پر ویرانوں کا ہوتا ہے گماں
در و دیوار پہ طاری ہے خموشی کا فسوں
رنگِ ماحول ہے آئینۂ آلام دروں
منظرِ گورِ غریباں نظر آتا ہے مکاں(8)

جب ریاست بہار (بھارت) میں قحط رونما ہوا، تو اس سے متاثر ہو کر حنیف کیفی نے ایک سانٹ "پاداش حیات" لکھا، جس میں عمدہ تشبیہوں اور استعاروں کو استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اشعار دیکھیے:

صبح ہونے بھی نہ پائی تھی کہ پھر شام ہوئی
گم مقدر کے اندھیروں میں ہوئے نورِ نظر
پیٹ بھرنے کے لیے ماںمتا نیلام ہوئی
چند ٹکڑوں کے لیے بکنے لگے لختِ جگر(9)

منظر کشی ایک فن ہے اور حنیف کیفی نے اس فن میں کمال مہارت دکھائی ہے۔ انھوں نے منظر کشی کے لیے نہ صرف تشبیہ و استعارہ سے مدد لی ہے بل کہ عمدہ الفاظ کے چناؤ سے بھی منظر نگاری میں حسن پیدا کیا ہے۔ انھوں نے منظر کشی کے ذریعے اپنے سانٹوں کو رنگین اور حسین بنانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اس کے لیے ان کا سانٹ "لمحۂ تخلیق" منظر کشی کی عمدہ مثال ہے۔ چند اشعار پیش ہیں:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

اُف! وہ لمحہ کہ ہر احساس جواں ہوتا ہے
یک بیک رقص میں آجاتی ہے لیلائے حیات
جب تخیل پہ حقیقت کا گماں ہوتا ہے
جب صداقت اُبھر آتی ہے برنگِ جذبات(10)

اسی طرح سانٹ "تنہائی" میں بڑے خوب صورت انداز میں عالمِ تنہائی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

گھر کے اطراف پر ویرانوں کا ہوتا ہے گماں
درو دیوار پر طاری ہے خموشی کا فسوں
رنگِ ماحول ہے آئینۂ آلام دروں
اور ہوجاتی ہے ہستی کی فضا لامحدود(11)

حنیف کیفی کی سانٹ نگاری میں منظر نگاری کے ساتھ ساتھ تصویر کاری یا پیکر تراشی کا پہلو بھی نمایاں ہے۔وہ حُسنِ تخیل سے اجسام کے ساتھ ساتھ حسیات وکیفیات کو بھی مجسم کر دیتے ہیں۔ بہ طور نمونہ ان کے سانٹ "نئی نظم" کے یہ اشعار دیکھیے:

اک حسینہ نظر آئی سرِ بازارِ خیال
بہکی بہکی سی نگاہوں میں جنوں کے آثار
اُجڑی اُجڑی سی جوانی غمِ دوراں کا شکار
زرد چہرے کو چھپائے ہوئے اُلجھے ہوئے بال(12)

حنیف کیفی نے اپنے خیال کی ترجمانی کے لیے نہ صرف دل کش الفاظ کا انتخاب کیا ہے بل کہ عمدہ تراکیب بھی استعمال میں لائے ہیں۔انھوں نے کئی نئی تراکیب بھی متعارف کرائی ہیں۔تراکیب سازی میں وہ کافی مہارت رکھتے ہیں۔تراکیب کے چند نمونے درج ذیل ہیں:

۔ جب صداقت اُبھر آتی ہے برنگِ جذبات
۔ آتشِ جذبہ و احساس بھڑک جاتی ہے
۔ ذہن میں وسعتِ افلاک سمٹ آتی ہے
۔ کربِ تخلیق کی لذت دلِ فنکار سے پوچھ
۔ قیمتِ رنگِ چمن مرغِ گرفتار سے پوچھ(13)

اِن مصرعوں میں برنگِ جذبات، آتشِ جذبہ واحساس، وسعتِ افلاک، کربِ تخلیق اور قیمتِ رنگِ چمن جیسی عمدہ تراکیب استعمال ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر حنیف کیفی کی شاعری کے ایک اہم پہلو غنائیت اور موسیقیت ہے۔ ردیف اور قافیہ کی پابندی نے ان کے سانٹوں میں ترنم اور نغمگی پیدا کردی ہے۔ ان کا کوئی سانٹ ردیف و قافیہ کی پابندی سے عاری نہیں ہے۔ نغمگی اور ترنم سے بھرپور یہ اشعار ملاحظہ کیجیے:

کس لیے چاند سے محبوب کو تشبیہ نہ دوں!
اُس کا جلوہ رُخِ تاریک کا پردا ہی سہی
روشنی سمجھے ہیں جس کو وہ اندھیرا ہی سہی
ظاہری نور سہی حاصلِ ظلماتِ دروں (14)

جدید شاعری کی یہ صنف اختر شیرانی کی وفات کے بعد زوال کا شکار ہو گئی، لیکن بعد میں ن۔م۔ راشد، شائق وارثی، عزیز تمنائی، ناظم جعفری اور ڈاکٹر حنیف کیفی جیسے شعرا نے کسی حد تک سانٹ نگاری کو سہارا دیا۔ حنیف کیفی کا شمار ان شعرا میں ہوتا ہے، جنھوں نے نہ صرف فنی اور تکنیکی اعتبار سے دل کش سانٹ تخلیق کیے بل کہ اس صنف (سانٹ) کے حوالے سے دو عدد تحقیقی و تنقیدی کتب بھی تخلیق کیں۔ اس سے نہ صرف اُردو میں سانٹ نگاری کو فروغ ملے گا بل کہ نئے لکھنے والوں کے لیے بھی راہ ہموار ہو گی۔

حوالہ جات

۱۔ آل احمد سرورؔ، پرفیسر، پیش لفظ، مشمولہ: اُردو میں نظمِ معرا اور آزاد نظم، از ڈاکٹر حنیف کیفی، لاہور، الوقار پبلی کیشنز، 2018، ص15
۲۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، لاہور، یونیورسل بکس اُردو بازار، 1989، ص39
۳۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب،، ص96
۴۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص54
۵۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص65
۶۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص 57
۷۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص85
۸۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص54
۹۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص83
۱۰۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص84
۱۱۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب،، ص54
۱۲۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص57
۱۳۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص54
۱۴۔ ڈاکٹر حنیف کیفی، اُردو سانٹ تعارف و انتخاب، ص58